تبصراتی شذرہ

ارمغانِ حجاز کا جاپانی ترجمہ

معین الدین عقیل *

جاپان میں نمائندہ اردو زبان وادب کے تراجم کی روایت اب قریب قریب ایک سو سال کے عرصے پر محیط کہی جاسکتی ہے۔اس روایت کا آغاز اُس نصاب کی ضرورتوں کے تحت ہوا جو وہاں ٹوکیو میں قائم وزارت خارجہ کے بیرونی زبانوں کے اسکول میں اردو سکھانے کے لیے استعمال ہوا اور پھر باقاعدہ طور پر ادب کے تراجم اسی مقصد کے ضمن میں قائم یونی ورسٹی، جواب ''جامعۂ ٹوکیو برائے مطالعاتِ خارجی'' (Tokyo University of Foreign Studies) کہلاتی ہے، ایک منظم نظام کے تحت شروع ہوا جس نے خاصا فروغ پایا اور اردو ادب کے وہ شاہکار جو نصاب میں شامل تھے، جیسے میر امن کی تصنیف 'باغ و بہار' پہلے پہل اس کا ترجمہ اس یونی ورسٹی کے ایک بزرگ استاد اور وہاں المعروف بہ ''جاپانی بابائے اردو'' پروفیسر ریئیچی گامو نے کیا۔ بعد میں تراجم کی اس روایت نے بہت فروغ پایا (اس کی کچھ تفصیلات: ''مشرقِ تاباں: جاپان میں اسلام، پاکستان اور اردو ادب کا مطالعہ'' (مصنفہ معین الدین عقیل، شائع کردہ پورب اکیڈمی، اسلام آباد) نامی کتاب میں دیکھی جاسکتی ہیں۔اسی سلسلے میں اردو کے متعدد کلاسیکی شعرا کے جزوی تراجم اور مشاہیر افسانہ نگاروں اور ناول نگاروں کی تخلیقات کے ترجمے اس یونی ورسٹی کے اساتذہ بشمول: پروفیسر سوزوکی تاکیشی، پروفیسر یوتاکا اسادا یوتاکا، ہیروشی ہاگیتا، اور کئی فارغ التحصیل طلبہ، اور 'اوساکا یونی ورسٹی' اور 'دائتو بنکا یونی ورسٹی' میں قائم شعبہ ہائے اردو کے اساتذہ، جیسے پروفیسر ماتسومورا اور پروفیسر سویامانے وغیرہ نے اوساکا میں اور پروفیسر ہیروجی کتاؤکا نے سائتاما میں کیے۔پروفیسر ہیروشی ہاگیتا کی بیگم محترمہ شاشورے بھی تراجم کے لیے مستعد رہیں اور ''خدا کی بستی'' (شوکت صدیقی)، ''دلی کی شام'' (احمد علی) جیسے شاہکار ناول اردو میں منتقل کیے۔ ہاگیتا صاحب اپنی یونی ورسٹی کے شعبے سے ایک مجلہ ''اردو ادب'' ایک عرصے سے شائع کر رہے ہیں جو اردو زبان وادب پر مضامین کے ساتھ ساتھ اردو کے منتخب ادب کے جاپانی زبان میں ترجموں کے لیے مخصوص رہتا ہے۔ایسی کوششوں کے ذیل میں منتخب شاہکار افسانے اور نمائندہ ناولیں اردو زبان میں ترجمہ ہوئیں اور شاعری میں ایک خاصی تعداد میں ولی سے لے کر اقبال تک ایسے کلاسیکی شعرا ہیں

* سابق صدر، شعبۂ اردو، جامعہ کراچی

جن کا منتخب جزوی کلام جاپانی زبان میں انفرادی لحاظ سے یا مطالعات میں بطور اقتباسات ترجمہ ہوا۔ ترجمے کے اس عمل میں جاپانی یونی ورسٹیوں کے شعبہ ہائے اردو سے منسلک قدیم و موجودہ اساتذہ کے علاوہ وہ افراد بھی شریک ہیں جنھوں نے ان شعبوں میں اردو زبان سیکھی، فارغ التحصیل ہوئے لیکن تدریس کے بجائے مختلف اداروں میں ملازمت سے منسلک ہوئے لیکن اپنے ذوق وشوق کو جاری رکھا ہوا ہے۔

غالب اور اقبال دو ایسے اردو شاعر ہیں جن کے اردو کلام کا بڑا حصہ جاپانی زبان میں منتقل ہو چکا ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ بل کہ ان دو شاعروں کے تراجم کے ضمن میں، چند ممتاز اساتذہ کے ساتھ ساتھ، پروفیسر ہیرو جی کتاؤکا ایک امتیاز اور تخصیص رکھتے ہیں کہ انھوں نے غالب کے دیوان کا مکمل ترجمہ دو دہائی قبل کیا تھا جو دو جلدوں میں شائع ہوا۔ ایک جلد میں ان کیا ہوا ترجمہ "دیوانِ غالب" کے قدیم ترین متن ۱۸۶۲ء کے نسخۂ مطبع نظامی کانپور پر مبنی تھا جو ان کی یونی ورسٹی ہی نے اپریل ۱۹۹۷ء میں شائع کیا اور دوسری جلد غالب کے کلام کی زمانی ترتیب کے لحاظ سے مرتبہ دیوان کے ترجمے پر مشتمل تھی جو اگست ۱۹۹۷ء میں ان ہی کی یونی ورسٹی سے شائع ہوئی۔ لیکن ان کے غالب کے ترجمے کا کام یہیں ختم نہ ہوا وہ اس پر نظر ثانی کرتے رہے اور پھر ان دونوں جلدوں کو ملا کر یک جلدی ترجمہ بھی انھوں نے مرتب کیا جسے 'ٹویوٹا موٹر کمپنی' نے ۲۰۰۶ء میں بڑے اہتمام سے شائع کیا۔

اقبال کے تراجم کی طرف رخ کرنے سے پہلے کتاوکا صاحب نے فیض احمد فیض کے اس کلام کا ترجمہ بھی کیا جو ایک ضخیم انتخاب (نسخہ ہائے وفا) کے طور پر پہلے پہل لندن سے اور بعد میں پاکستان سے بھی شائع ہوتا رہا ہے۔ یہ جاپانی ترجمہ ٹوکیو سے ۱۹۹۹ء میں 'ٹویوٹا کمپنی' کی جانب سے شائع ہوا۔ لیکن ایسے سارے تراجم سے قطع نظر کتاوکا صاحب اب صرف اقبال کے ہو کر رہ گئے ہیں۔ "بانگ درا" کا مکمل ترجمہ اقبال سے ان کی دل چسپی کا اولین کارنامہ تھا جو ان کی یونی ورسٹی سے ۲۰۰۸ء میں شائع ہوا۔ یہ صرف شعری حصے کا ترجمہ نہیں بل کہ اس میں شامل سر شیخ عبدالقادر کے مقدمے کا ترجمہ بھی ہے اور اپنی جانب سے کتاوکا صاحب کی جانب سے ایسی تعلیقات پر بھی مشتمل ہے جو جاپانی قارئین کے لیے معلومات افزا ہیں۔ آخر میں ایک ضمیمہ ایسا بھی شامل کیا ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ اس ترجمے کے لیے اقبال کے کلام کی کون کون سی شرحیں ان کے پیشِ نظر رہیں جن سے اس ترجمے کے لیے انھوں نے استفادہ کیا اور مدد لی۔

"بانگ درا" کے بعد کتاوکا صاحب نے "بال جبریل" کا ترجمہ بھی بڑی محنت و جستجو کے بعد کیا اور اس ترجمے میں بھی انھوں نے شاعری کے ترجمے کے ساتھ ساتھ ایسی وضاحتیں اور تعلیقات بھی تحریر کیے جو "بال جبریل" میں شامل اسلامی تاریخ و سیاست اور واقعات و شخصیات کے بارے میں جاپانی قارئین کے سمجھنے کے لیے ضروری تھیں۔ یہ ترجمہ بڑے اہتمام سے اوساکا میں قائم ایک معروف و ممتاز علمی ادارے 'دائیدو لائف فاونڈیشن' نے ۲۰۱۰ء میں شائع کیا۔

"بانگ درا" اور "بالِ جبریل" کے تراجم کی اشاعت کے بعد بھی کتاوکا صاحب تھکے نہیں اور "ضربِ کلیم" کا

ترجمہ بھی انھوں نے کیا جو ۲۰۱۴ء میں 'دائدو لائف فاؤنڈیشن ہی کے اہتمام سے شائع ہوا۔ اقبال کے تراجم کا یہ تسلسل جاری ہے جس کے نتیجے میں ابھی حال میں ''ارمغانِ حجاز'' کا ترجمہ ہے جسے بڑے اہتمام سے 'دائیدو لائف فاونڈیشن' ہی نے نومبر ۲۰۱۸ء میں شائع کیا ہے۔ اس اشاعت میں ایک نئی روایت کے تحت کہ کتاوکا صاحب کی کسی کتاب میں کسی کی جانب سے پیش لفظ یا مقدمہ شامل نہیں ہوتا، اس کتاب میں ٹوکیو میں مقیم ایک دیرینہ پاکستانی شاعر اور مصنف ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی کا پیش لفظ شامل ہے جو اگرچہ مختصر ہے لیکن بہت جامع اور جاپانی قارئین کے لیے خاصا معلوماتی ہے۔

یہ ترجمہ ''ارمغان حجاز'' کے صرف اردو کلام کا احاطہ کرتا ہے۔ فارسی کلام کا ترجمہ شاید ان کے لیے ممکن نہیں کیوں کہ وہ فارسی شاید نہیں جانتے یا اس پر انھیں اتنا عبور نہیں کہ وہ اس میں شامل فارسی کلام کا ترجمہ آسانی سے کر سکیں۔ لیکن اندازہ ہے کہ وہ یہ ترجمہ تشنہ نہ چھوڑیں گے اور جس حد تک فارسی زبان کو سمجھ سکتے ہیں یا شرحوں سے مدد لے کر وہ یہ ترجمہ کبھی مکمل کر ہی لیں گے۔ یہ اس لیے بھی گمان کیا جا سکتا ہے کہ اطلاعات کے مطابق وہ ''جاوید نامہ'' کے ترجمے کے لیے بھی پر تول چکے ہیں اور ایسے مفید مطلب مآخذ اور مواد کی جستجو میں ہیں جو اس ترجمے میں ان کے معاون ہو سکے۔ ان سارے تراجم میں یہ امر بہت واضح ہے کہ کتاوکا صاحب اپنی ممکنہ دشواریوں اور مشکلات کے باوجود اپنے کاموں کو حد درجے دیانت داری و اخلاص سے انجام دیتے ہیں اور تراجم میں صرف زبان کی تبدیلی نہیں بل کہ جاپانی قارئین کے لیے معانی و مفاہیم کی تفہیم کے لیے، جہاں جہاں ضرورت ہو اور جن جن مقامات پر وضاحتوں اور تعلیقات کا اضافہ ضروری ہو، وہ ان سب کا اہتمام کرتے ہیں اور ان سب کے لیے ضروری مواد اور معلومات کے یک جا کرنے اور انھیں مناسب صورت میں پیش کرنے کے لیے وہ ساری کوششیں کر ڈالتے ہیں جن کے سبب ان کے قارئین پوری طرح مطمئن ہو سکیں۔

تراجم کے ذیل میں کتاوکا صاحب نے دیگر شعرا بشمول غالب و فیض کے مستقل ترجموں کے بعد جب سے اقبال کے مطالعے اور ترجموں کا سلسلہ شروع کیا ہے لگتا ہے کہ انھوں نے اب خود کو اقبال کے ترجموں ہی کے لیے وقف کر رکھا ہے، تب ہی وہ کسی اور شاعر یا نثر نگار کے کسی شاہ کار کے ترجمے کے علاوہ اب صرف اقبال پر خود کو مرکوز کیے ہوئے ہیں۔ ''ارمغان حجاز'' کا ترجمہ فی الوقت ان کی اس وقت تک کی آخری کاوش ہے لیکن یقین ہے کہ اپنے مزاج اور ارادے کے تحت اب وہ ''جاوید نامہ'' کا ترجمہ کیے بغیر شاید سکون سے نہ رہیں گے۔ کہ اب ان کا کل وقت کا مشغلہ بھی یہی ہے۔ اپنی مستقل ملازمت کے تحت شعبۂ اردو سے اب ان کا رسمی تعلق اگرچہ نہیں رہا، وہ اس کے اعزازی تاحیات (ایمریطس) پروفیسر ہیں، اپنا سارا کتب خانہ، جو بہت وسیع اور اہم ہے، اور بڑی کدو کاوش سے انھوں نے پاکستان اور بھارت میں جگہ جگہ سے کتابیں جمع کر کے ترتیب دیا ہے، انھوں نے اپنی یونی ورسٹی کے مرکزی کتب خانے کو ہدیہ کر دیا

ہے اور صبح سے رات گئے تک وہیں بیٹھے اپنے ترجموں میں منہمک رہتے ہیں۔ اس اعتبار سے یقین ہے کہ علمی و ادبی دنیا کو جاوید نامہ ہی نہیں بلکہ اور بھی بہت کچھ ملتا رہے گا۔

Abstract

This review presents the Japanese transition of Armughan-e Hijaaz (a collection of Urdu poetry of Iqbal) along with other Japanese translation of Urdu works in Tokyo University of Foreign Studies. Many Urdu classical and modern texts were rendered into Japanese language to serve the language students of the university. Ghalib, Iqbal and Faiz are the fortunate poets of Urdu whose poetry rendered into Japanese language. Many Japanese scholars and translators have contributed much to acquaint the Japanese Urdu loving academic audience. For the first time, Japanese Baba-e Urdu began to translate Urdu text Bagh-o Bahar. Many followed the footpath. Among those few translators are Prof Suzuki Takeshi, Prof Yutaka Asada Yutaka, Heroshi Hagita, Prof Matsumura, Prof So Yamane, Ms Shashore and Prof Heroji Kataoka.

Keyword: Japanese translation of Urdu literary texts, Armughan-e Hijaaz, Bagh-e Bahar